نقش آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مولانا راشد الحق سمیع

توہین رسالتؐ ایکٹ کے خلاف سازش غلامانِ مصطفیٰ کے ہاتھوں شکست سے دوچار

صلیبیت ودہشت کا علمبردار مغرب وامریکہ گزشتہ کئی برسوں سے اسلام اور محسن انسانیت ﷺ کے خلاف ہر محاذ پر اپنی سازشیں، نفرتیں اور جنگیں لڑ رہا ہے لیکن مقامِ شکر وامتنان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی نصرت کے باعث ہر محاذ، ہر موڑ اور ہر گام پر ان کی تمام سازشیں اور رکاوٹیں ایک ایک کر کے ناکام ونامراد ہو رہی ہیں۔ ان کے تمام مُہرے پیادے بری طرح پٹ رہے ہیں۔ لندن اور واشنگٹن میں آئے روز عیسائیت کی ناکامیوں پر ''شامِ غریباں'' سجتی ہے اور ویٹیکن میں پوپ بنی کٹ روز اپنی نامرادیوں کی سولی پہ چڑھتا ہے کہ مسلمانوں کے زنگ آلودہ وپژمردہ دلوں سے کیسے محمد عربی ﷺ کی محبت اور عشق کو مٹایا جائے۔ ان کے دلوں سے نہ خاکوں کے ذریعے عظمتِ رسول گھٹائی جاسکی اور نہ ہی عصر حاضر کی مغرب آلودہ زہریلی ہوا مسلمانوں کے عشق ومحبت کی فروزاں شمعوں کو بجھاسکی۔

پوپ کا توہین رسالت ایکٹ اور گورنر پنجاب کے قتل کی مذمت کے متعلق تازہ بیان بھی اس بات کی مکمل کر غمازی کررہا ہے کہ ویٹیکن کے گرجے میں ماتمی دھنیں اور افسوس کے گھنٹے بجنے شروع ہوگئے ہیں۔ اندازہ لگایئے کہ پاکستانی قوم کی ذرا سی بیداری اور غازی قادری کی ضرب حیدری کے گھاؤ کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں۔ سارا عالم عیسائیت امریکہ اور پوپ ان دنوں ہذیانی کیفیت سے دوچار ہیں کیونکہ ان کی نیو میلینیئم کیلئے بُنی گئیں ساری سازشیں اوران کے مسلط کردہ حکمرانوں کی کوششیں ایک مردِ قلندر کے وار اور قوم کی پکار کے باعث تارِ عنکبوت ثابت ہوگئی ہیں۔

پاکستان میں قانونِ تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کے خلاف نام نہاد لبرل طبقے اور امریکہ کے پالتو حکمرانوں کے پیٹ میں وقفے وقفے سے درد اٹھتا رہتا ہے کہ کسی نہ کسی طور پر اس قانون کو ضیاء الحق کا قانون قرار دے کر ختم کیا جائے تاکہ امریکہ اور مغرب جو تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کو پاکستان میں اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں، کو خوش وراضی کیا جاسکے۔ لیکن اس سرپھری قوم کا کیا کیا جائے جو ہزاروں اختلافات اور قسم قسم کے فروعی و سیاسی ومسلکی تنازعات اور جھگڑوں میں ہر وقت بٹی رہتی ہے لیکن جب بھی ناموس رسالت مآب ﷺ کا ذکر آتا ہے تو یہ بکھری پریشاں حال اور ٹوٹی تسبیح کے دانوں کی مانند تتر بتر ملت مرحومہ کے تنِ شکستہ میں وہ قوت، حمیت، غیرت اور زندگی

کی وہ توانائیاں اور ایمان کی حلاوتیں اور عشق رسول ﷺ کی لذتیں آن واحد میں یکجا ہو جاتی ہیں اور یہ ایک سیسہ پلائی ہوئی چٹان اور بلندیوں میں آسمان کی مانند ہو جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک ایسا لشکر جرار حکمرانوں اور دنیا کے سامنے نظر آنے لگتا ہے جسکے سامنے مغرب اور عیسائیت اور تمام عصر حاضر کی استعماری قوتیں لرزہ براندام نظر آتی ہیں۔

گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے ساتھ گزشتہ دنوں خود اس کے اپنے باڈی گارڈ جناب غازی ملک ممتاز قادری نے جو کچھ کیا وہ حالات و واقعات کے عین مطابق ہوا کیونکہ جس طرح گورنر پنجاب نے امریکی اور صدارتی ایماء اور نشہ اقتدار میں جھوم کر توہین رسالت ایکٹ کی مخالفت میں نہ صرف اسے کالا قانون قرار دیا (العیاذ باللہ) بلکہ اس طرح پاکستان کے متفقہ قانون اور اس کے عدالتی نظام کا تمسخر بھی بار بار اڑاتا رہا اور اس طرح اس موضوع کے حوالے سے ملک کے تمام دینی و سیاسی جماعتوں و تنظیموں کی بار بار یاد دہانیوں اور نصیحتوں کو اس نے واشگاف الفاظ میں اپنے جوتے کی نوک پر مسلنے کا اعلان بھی کرتا رہا تو قدرت نے بھی اسے ایسی بری طرح سے مَسلا کہ تاریخ میں یہ ایک عبرت کی مثال بن گیا ہے۔ گورنر پنجاب نے یہ ہلاکت' ذلت و رسوائی کا راستہ اپنے ہاتھوں سے کھودا اور عیسائیوں کی خوشنودی' اپنے مجازی آقاؤں کی آشیرباد حاصل کرنے و اقتدار کے دوام کے لئے وہ اس حد تک چلا گیا تھا جہاں ہر قدم پر اسے قدرت اور پاکستانی عوام اور غلامان مصطفی ﷺ کے ہاتھوں نقصان پہنچنے کا قوی امکان تھا لیکن اسے کعب بن اشرف' مسیلمہ کذاب' راجپال' سلمان رشدی اور ملعونہ تسلیمہ نسرین اور (عاصیہ) آسیہ کے جہنمی قافلہ کا شریک سفر ہر حال میں بننا تھا۔ لہٰذا قدرت اور غلامان مصطفی ﷺ نے بھی اس میں زیادہ دیر کرنا مناسب نہ سمجھی۔ کیونکہ مرنے سے تین دن پہلے لاہور کی ایک تقریب میں اس نے ایک طالب علم کے سوال انا کفیناک المستھزین .... (تیرا ہنسی مذاق اڑانے والوں کیلئے ہم خود ہی کافی ہیں) کے جواب میں کہا کہ "ٹھیک ہے جب اللہ کافی ہے تو پھر قانون رسالت کو تحفظ کی کیا ضرورت ہے؟ یہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں.........." اور پھر ٹھیک تین دن بعد ہی قدرت نے تمسخر اور مخالفت کرنے والے حکمران سے خود بدلہ لے لیا۔ کیونکہ جب خداوند جبار و قہار کی غیرت کو للکارا جائے گا اور ناموس رسالت ﷺ کے ایکٹ پر پھبتیاں کسی جائیں گی اور ختم المرتبت محسن انسانیت حضور اقدس ﷺ کی ذات اقدس پر سزا یافتہ عیسائی مجرمہ کو ترجیح دی جائے گی' عدالت اور قانون کا مذاق اڑایا جائے گا' کروڑوں ہم وطن مسلمانوں کی دل آزاری کی جائے گی اور بار بار شرانگیز بیانات کی صورت میں مسلسل اشتعال انگیزی کر کے عملی انتہا پسندی کا مظاہرہ کیا جائے گا تو اس کا حشر بھی حشر سے پہلے دنیا نے دیکھ لیا ہے۔

تو منکر قانون مکافات عمل تھا ــ لے دیکھ تیرا عرصہ محشر بھی یہیں ہے

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ سترہ کروڑ عوام توہین رسالت ایکٹ کے تحفظ کیلئے ممتاز قادری کے راستے پر مر مٹنے کیلئے تیار بیٹھے ہیں اور وہ ممتاز قادری کو قانونی تحفظ دینے کیلئے ایک ہیں۔ وہ اسے عہد حاضر کا غازی علم الدین شہیدؒ اور عامر چیمہ شہید کے مرتبے پر فائز سمجھتے ہیں۔ پانچ سو وکلاء اسکے کیس کی پیروی کیلئے صف بستہ کھڑے ہیں۔ کیونکہ اگر

گورنر پنجاب شاتم رسول آسیہ کی حمایت میں اسلامی اور پاکستانی قوانین کی دھجیاں اڑاتا ہے اور اسکی جاں بخشی ورحم کی اپیل صدر مملکت سے کرتا ہے تو اس "قاتل" قادری کی حمایت' رہائی کی تحریک اور گل پاشیاں کرنا بھی کوئی جرم نہیں۔

سلام اس ذاتؐ پر جس کے پریشاں حال دیوانے سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ وحیدرؓ کے افسانے

دوسری جانب چند ہزار مغرب زدہ افراد اس قانون کی مخالفت کرر ہے ہیں۔عیسائی اقلیت اپنی حدود سے تجاوز پر تلی ہوئی ہے' اگر چہ انہیں پاکستان میں اتنے زیادہ حقوق حاصل ہیں کہ باہر کی دنیا میں مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔ وہاں تو ان کے سروں کی چادریں اور نقاب بھی کھینچے جار ہے ہیں۔تو پھر کہاں ہیں جمہوریت کے ماننے والے؟ پاکستانیوں نے ۹ جنوری کو کراچی کی کامیاب اور عظیم ریلی اور اس سے قبل ملک بھر میں کامیاب ہڑتال کے ذریعے پوری دنیا کو یہ پیغام دے دیا ہے کہ وہ اس قانون پر کوئی امریکی اور مغربی ڈکٹیشن قبول کرنے کو تیار نہیں۔

پاکستانی قوم تو بے غیرت حکمرانوں کو برداشت کرسکتی ہے' ظلم وستم کی تمام مشقیں اپنی گردن پر سہ سکتی ہے' ڈرون حملوں کی بارش گوارا کرسکتی ہے' مہنگائی' لوڈشیڈنگ کے ہاتھوں برباد ہوسکتی ہے' بیروزگاری اور بدامنی کے باعث زندہ درگور ہوسکتی ہے لیکن شانِ مصطفیٰ ﷺ کی حُرمت پر نہ گنگ رہ سکتی ہے اور نہ اندھی رہ سکتی ہے' نہ خریدی جاسکتی ہے اور نہ دبائی جاسکتی ہے۔حضور اقدس ﷺ کے عشق کی چنگاریوں نے پاکستانیوں کے مردہ جسم و جاں میں پھر ایمان کی چنگاریاں بھر دی ہیں۔یہ بھی آپ کی ذات اقدس ﷺ کا اعجاز اور زندہ جاوید معجزہ ہے کہ وہ ایمان اور حب الوطنی کا جذبہ اور عشق رسول ﷺ کا ولولہ اور مجنونانہ وارفتگی و جاں سپاری کا مشغلہ جو ہم نے غلام' نااہل' بدعنوان اور عہد شکن حکمرانوں کی پالیسیوں کے ہاتھوں اور عصر حاضر کی بیماریوں مادیت و لادینیت کے باعث کہیں دفن کردیا تھا' اس شعلہ جوالا موضوع (تحفظ ناموس رسالت)اور ممتاز قادری کی ضربِ حیدری نے وہ متاع گمشدہ (دینی حمیت اور عشق رسول ﷺ)ایک بار پھر ہمارے سامنے آشکارا کردی۔

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر خدا شاھد کہ کامل میرا ایماں ہو نہیں ہوسکتا

اور اس لئے بھی کہ وہی ذات اقدس ﷺ اور اس کی عزت وآبرو ہماری حاصل زندگی' ہماری شان' ہماری آن اور وہی ہمارا ایمان ہے۔ بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

اور وہی ذات اقدس ہے جس نے جاہلیت کی ظلمت' کفر کے اندھیروں اور زمانے کے گردوغبار اور پستیوں سے نکال کر انسانیت کو اوج ثریا پر پہنچا کر اسے رشک قدسیاں کردیا تھا۔اس آبروئے کائنات کی آبرو اور دہلیز پر کرہ ارض کی تمام نعمتیں بشمول والدین' اولاد اور تمام آفتاب ومہتاب بھی قربان اور صدقے۔

محمد عربی کہ آبروئے ہر دو سرا است کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

وصلی اللہ تعالی علی خیر الخلقہ و نور عرشہ کما یحب ویرضیٰ